

حضرت سیدنا عقیلی مولائی صاحبِ دواست برکاتم  
 ادبِ دہلی ————— پاسدورِ اعظمِ کراچی

## یادیں

(شہسویں قسط)

صبرِ سدا کے نام سے تو سائے یہ لڑائی کا ایک سلسلہ تھا، اسی کے تحت وہاں ایک بھاری سی طرح نظر  
 آرہی تھی جیسے اس کے سر پر کوئی تاج رکھا ہو، اور اسے ایک عرب دہلی سڑنے اس کی طرف اشارہ کر کے کہا:  
 "مخلی بھورا"۔ لیکن وہ یہ لڑائیں میں حاضر ہوا، جہاں حضورِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایستہ سے  
 سرِ ازلہ لگا کر اس پر جیسے وہی پہلے پہلے اتنی شریعت ہوئی جس نے چاند کا نور پہنایا وہاں تک پہنچا دیا۔

فرق چلے میں چاند کا حاکم کے ہونے تک کہ کر رہی تھی دہلی ہوئے۔ صدرِ مصلح اس بات  
 خدایا ادب میں دلیج تھا، وہاں عدسے کے احکم حضرت سیدنا عقیلی صاحبِ دواست برکاتم نے بڑی گفت  
 سے نہیں عدسے کے ایک کرے میں چنگی اس زمانے میں زیادہ تر لوگ جہد میں تھے، اس کے ہاتھ  
 کے جہاد کے اور بے جا کوا کر کے تھے، اور پھر اس میں شریعت میں ایمان نہ ہوتا تھا، اور وہاں کے جانے  
 دینے کے لئے حرم کے قریب مکان اس کے لئے چلے تھے، بالکل سرائے کے قریب عورتوں نے چاروں کے لئے  
 سرائے بنائے ہوئے تھے، ان میں "سراہ" کہا جاتا تھا۔ بہت سے لوگ ہیں، ان میں ایمان کرتے تھے۔  
 وہاں کا دین بہت کم تھا۔ اس لئے چاروں اپنے ساتھ کھانا پکانے کا حکم کر کے لاتے تھے۔ ۱۵۰۰ ہاتھ،  
 سائے وغیرہ سب پانی کے جہاد سے لاتے جاتے تھے۔ اور جہد سے اہل شریعت و مصلح میں کھانے پینے کی  
 وہاں ماحول کے لئے کچھ دینے تھے، اور دوسرے مصلحین ماحول میں تقسیم کرتے تھے۔ میں کرے میں ہم  
 نے زمین پر ستر چلی لایا تھا، اس کے سر پر لے گئے، کاجا سا اور اس مصلح کے لئے چاہا تھا۔

ہم نے سائے رکھ کر ان کو دھوا کر رکھنے والوں کے ساتھ عزمِ شریف میں حاضر ہوئی۔ یہ کوئی ہی  
 بے جا کا وقت تھا کہ شریف سائے آ کر آگے پہنچیں، اس وقت اس وقت اس کے سائے سے  
 جس کے حضور میں سائل روئے گئے تھے۔ اولیٰ قسمی سے اس بات مخالف دھلی تھا، اور وہاں میرا نہیں آئی











ہر ایک اجالات اس وقت مغربِ قدس کے راستے گتے سے بھی کی گیلیات کا سارا نظام کی گلی نہیں۔  
 اس کے بعد گیارہویں صدیء ہجری میں رہنے کی سہولت حاصل ہوئی۔ مسعودی حیرل میں میں دارالکرام قائم  
 اس نظام سے بنی حیرل کے چکر چکی کہ اس میں حضرت ابو ظر غسانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہاں تھا جس کا نام  
 وہاں تھا اور مرکانہ عالم علی علیہ السلام اس کے کوئی کا پانی پتہ فرماتے تھے۔ یہ کوئی اس وقت موجود تھا،  
 اور اس کی روایت اور اس کا پانی چنے کی سہولت میں بھی حاصل ہوئی۔ وہیہ خود کے قیام کے بعد اس کو  
 سے مکر تک کا چکر دلت ہم ملک نظام کی روایت میں گزارتے تھے۔ حضرت ابو صاحب رحمہ اللہ علیہ  
 کے ایک دوست مرکانہ اور مہارانی صاحب "کوہِ خود کے نظام کے بارے میں بڑی مطہرات تھیں۔"  
 اور جسے ہم علی مرکانہ اور مہارانی صاحب مرکانہ پانی میں اس وقت خود مرکانہ کر چکے تھے۔  
 اس وقت حضرت نے غازی بڑی رہنمائی فرمائی، اور ان صورت روایت کے علاوہ جواب بھی بصری،  
 بہت ہی وہاں تھی اس سفر میں صاحب ہوئی میں کتاب کوئی مکان لکھ رہا تھا، چنانچہ وہاں کی کوئی ماضی کے  
 موقع پر حضرت نظام میں ہم کے اس مکان کی بھی روایت ہوئی اس میں حضور مرکانہ عالم علی علیہ السلام نے  
 خود روایت کیا تھا۔ یہ مکان اس کے بعد بھی کافی عرصے تک موجود رہا، مگر اب اس کی کوئی علامت باقی  
 نہیں رہی۔ اسی طرح مسجد کے طرفی جانب وہاں خود کوئی بھی موجود تھا جو مہارانی "کہا تھا وہ  
 اس میں حضور مرکانہ عالم علی علیہ السلام اور آپ کے تھے نظام کا پانے بہار کا نظام حضرت میں  
 مقول ہے۔ وہاں بھی ماضی ہوئی۔ اب یہ کوئی مرکانہ کے بعد آگیا ہے۔ اس نظام کے وہاں ہم بھی  
 مروج پیل تھا، اور نظامی مرکانہ اور مہارانی صاحب کو اپنی شکل مطہرات سے ملواتے، انہوں نے ہمیں  
 لکھتوں سے گزارے جوئے ملک دانتے نکالتے۔ اس وقت کسی اتنی شے بھی کہ فر کے وقت بھی جو کو  
 باقی تھی، انہیں پلکتوں کا رستہ تھا اور نظامیہ سے ہم قدم میں یہ تصور خوب لکھ رہا تھا کہ یہ راستے بھی  
 مرکانہ عالم علی علیہ السلام کی نگہ سے جاتے۔ انہیں دن ہم فرکانہ اور مہارانی صاحب میں سامع رحمہ اللہ علیہ  
 کی لکھا میں چکر پانہ کے راستے تھا، اور ان کو مہارانی مسجد تھا جس پر جتے تھے۔ یہی مہارانی  
 مہارانی اور مہارانی صاحب کی انہیں سال، اور ہم ان سے آشنا تھے مہارانی کے ہم رہا، اور

زیادتی کے لئے پھول ہاتے اور کی داری میں بھی پھول پاتا ہوا دانتے میں کچھ مسزاج چھائی حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم اور ہاتے ہوئے حضور نے وہاں بگودہ رک کر آگے روانہ ہوئے۔ اور اس کے میدان  
میں جنگ کے نہ جانے کئے گئے وہاں میں دانتے۔ لہذا اس بار میں چاکر اشراف چاہی چھائی کی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے دلی ہوئے کی حالت میں قیام فرمایا تھا۔ اس دلی پر چاہتا تھا کہ عید منورہ کی یہ بات کت لکھا  
رنگ اسے مل جا جائیگی۔

اس وقت کچھ نبی سے متصل حضرت علیؓ، حضرت عباسؓ اور حضرت حسنؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے  
مکانات بھی (تہجد کے بعد) مقرر تھے۔ اور حضرت علیؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان میں ایک کھان  
زیارت کے لئے دلی ہوئی تھی جس کے بارے میں حضورؐ فرمایا کہ وہاں ہے جہاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمودہ اس کے موقع پر حضرت سعد بن ابی وقاصؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ اس سے فرمایا کہ "قوم  
یا سعد! خداک بھی دلی (سعد! میرے چاہے) تم پر میرے دلی باپ قربان ہوں) پر بھیجیں کہنے کا اثر کوئی  
دانت نہیں تھا کہ یہ دلی وہی کھان تھی۔ انکی اس سوانے میں شربت کی پانی کیم انک ایک قوی اچال پیدا ہو چکا  
بھی ایک صحت کرنے واسطے کے لئے کافی ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کی زیارت سے بھی آنکھیں کھلتی  
ہوئی۔ کچھ نبی کے شرقی جانب ایک پتھر ہی گئی وہ اشیخ کی طرف چلتی تھی داس میں قدیم طبع کے  
مکانات تھے اور اشیخ کے پیچھے حوائی کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا جس میں گھنٹیاں بھی تھیں۔ اور کچھ مکانات  
بھی۔ میں بھی کبھی پانے لیسے کا تصور جاننے کے لئے اس واسطے سے گورا کرتا تھا۔ اور اس میں ایک  
جب ایک محسوس ہوتا تھا۔ غرض دلی کا شعلہ بھی گئی کہ :

جہاں جہاں تیرے عقل قدم نظر آئے

وہی عشق لئے ہم وہی وہی چلے

اس وقت عید منورہ میں تیرے تیرے بزرگوں کا جنازہ تھا۔ حضرت سیدنا سید عالم صاحب مہارومی  
رحمہ اللہ علیہ اگرچہ اس وقت سلسلہ ہو چکے تھے۔ انکی لئے لئے میں کی ایک کا سلسلہ بھی انوار کے درجے  
چلتی تھا۔ اور سیدنا اس کی اسکا بھی نہیں ہوا کرتی تھی۔ لہذا وہاں کی مجلس سے بھی اس قیام کے دوران



